© rasailojaraid.com

کتابتِ قرآن پر ایک نظر

علامہ شیخ محسن علی نجفی

اسلام سے پہلے عرب قوم کتابت اور اس کی تدریس سے بالکل نابلد تھی' چنانچہ مکہ میں اسلام سے پہلے صرف ایک فرد کتابت سے واقف تھا۔(۱۔)

یہ فرد حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا۔ اس نے مکہ سے دور کے علاقوں کی طرف اپنے سفر کے دوران متعدد لوگوں سے کتابت سیکھی' صدر اول کے کاتبوں کی فہرست میں بشر بن عبدالملک صاحب دومۃ الجندل کا نام بھی شامل ہے' بشر بن عبدالمالک مکہ میں آیا اور لوگوں کو کتابت سکھائی' چنانچہ ایک شاعر نے اس کے اس عمل کو سراہتے ہوئے کہا:

ولا تجحدوا نعماء بشر علیکمو — فقد کان میمون النقیبة ازهرا
اتاکم بخط الجزم حتی حفظتمو — من المال ما قد کان شتی مبعثرا (۲۔)

البتہ مبعث کے دنوں میں سترہ افراد کتابت جانتے تھے اور مدینہ میں یہودیوں کی وجہ سے دس غیر یہودی افراد بھی کتابت جانتے تھے۔

بعثت نبوی کے بعد اسلام نے کتابت کو حصول علم کا ایک اہم ذریعہ ہونے کے اعتبار سے علم اور قلم کو باہم لازم و ملزوم قرار دیا' چنانچہ ابتدائے وحی میں جس چیز کا سب سے پہلے ذکر آیا ہے۔ وہ قرأت علم اور قلم ہے۔

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا اکریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ہے۔(۳۔)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث نبویؐ میں آیا ہے :

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء

علماء کے (قلم) کی سیاہی خون شہداء سے افضل ہے۔

جنگ بدر میں ساٹھ مشرکین قیدی بن گئے۔ رسول اکرمؐ نے ان قیدی مشرکین میں سے ہر ایک کا فدیہ دس مسلمانوں کو کتابت کی تعلیم قرار دی۔ اس طرح رسول اسلامؐ نے کتابت اور خواندگی کو آزادی کا ہم پلہ قرار دیا' اس واقعہ سے اسلامی تمدن کی تشکیل اور اسلام اور علم کے درمیان مضبوط رشتے کا اندازہ ہوتا ہے۔

کتابت کے آلات

عصر رسالت میں تدوین کتب رسل ورسائل کے لیے درج ذیل اشیاء کاغذ کی جگہ استعمال ہوتے تھے۔

۱۔	العسب	کھجور کی چھالیں۔
۲۔	لخاف	سفید باریک پتھر
۳۔	رفاع	چمڑوں کے ٹکڑے
۴۔	کتف	بکری کے شانوں کی ہڈیاں
۵۔	قتب	پالان کی لکڑی
۶۔	شظاظ	وہ لکڑی جس سے توبرہ کے منہ باندھتے تھے
۷۔	اشار	چیرے ہوئے تختے
۸۔	قضیم	چمڑہ کاغذ اور آبریشم کے ٹکڑے
۹۔	رق	نازک چمڑا [فی رق منشور]
۱۰۔	حریر	ابریشم کا کپڑا
۱۱۔	قراطیس	کاغذ

ان چیزوں میں سے اکثر کاغذوں اور چمڑوں پر کتابت ہوا کرتی تھی' چنانچہ رسول کریمؐ کی طرف سے جاری شدہ امان نامے اور مختلف سربراہوں کیطرف لکھے جانے والے خطوط چمڑوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ اس زمانے میں چین کاغذ سازی میں سب سے آگے تھا۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں بھی کاغذ بنتا تھا اور یمن میں فروخت ہوتا تھا اور رومی بھی کاغذ بناتے تھے اور شام میں فروخت کرتے تھے' ایرانی بھی کاغذ بناتے تھے اور عراق میں فروخت کرتے تھے۔

رسالتمآب کے زمانے میں درج بالا اشیاء پر کتابت ہوا کرتی تھی اور اگر ان مختلف ٹکڑوں میں سے کسی پر قرآن کی کتابت کی جاتی تو اسے صحیفہ کہتے تھے اور اگر ان کو ایک کتابی شکل میں جمع کیا جاتا تو اسے مصحف کہتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت عثمانؓ کے دور میں قرآن سوزی کے واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور میں قرآن کاغذوں پر لکھے جاتے تھے۔

مابین الدفتین :

جانور کی کھال سے بنی ہوئی جلد کو دف کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اہم دستاویزات کو ان پر لکھا جاتا تھا اور بعد میں کاغذ پر لکھنا شروع ہوا' اسے محفوظ رکھنے کے لیے چمڑے کی دو جلدوں کے درمیان محفوظ کر لیا جاتا تھا' یہاں سے ان دونوں جلدوں کو دفتین اور کتابت میں محفوظ موضوع کو مابین الدفتین کہا جانے لگا۔

خود قرآن سے عندیہ ملتا ہے کہ صدر الاسلام میں کتابت کے لیے لچک دار چیزیں موجود تھیں' چنانچہ قرآن کہتا ہے :

يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ

اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح خطوں کا طومار لپیٹا جاتا ہے۔ (۴۔)

نیز ارشاد فرمایا :

وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ

اور اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کر دیتے اور یہ اپنے ہاتھ سے چھو بھی لیتے۔ (۵۔)

اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

ہم اس میں تمہارے اعمال کو برابر لکھوا رہے تھے۔ (۶۔)

قرآن سے قرآن کی کتابت کا ثبوت

قرآن کی کتابت کے بارے میں یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی حضرت رسول اکرمؐ کسی ایک کاتب کو بلا لیتے اور لکھنے کا حکم فرماتے چنانچہ :

املاء فرمانے کے بعد کاتب سے فرماتے : جو کچھ لکھا ہے وہ پڑھ کر سنا دے۔ (۷۔) کاتب سنا دیتا' اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی ہوتی تو حضورؐ اس کی اصلاح فرماتے تھے۔ مشرکین مکہ بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کچھ لکھاتے ہیں اور کاتبین املاء کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ فرقان میں ارشاد فرمایا :

وَ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ اكۡتَتَبَهَا فَهِىَ تُمۡلٰى عَلَيۡهِ بُكۡرَةً وَّ اَصِيۡلًا

لوگ کہتے ہیں کہ قرآن اگلوں کی داستانیں ہے جن کو اس شخص نے لکھوا لیا ہے' پھر وہی اس شخص کو صبح وشام سنایا جاتا ہے۔ (۸۔)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود قرآن سے اس بات پر بھی شہادت ملی جاتی ہے آغاز نزول قرآن سے ہی قرآن ضبط تحریر میں آیا کرتا تھا' چنانچہ ہجرت سے سات سال پہلے نازل ہونے والے سورہ بینہ میں ارشاد ہوتا ہے :

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

اللہ کا "رسول" پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے۔

اور سورہ عبس میں قرآن کے بارے میں ارشاد ہوا :

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ

قرآن تو بس ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اسے قبول کرے وہ (قرآن) معزز بلند مقام پاک صحیفوں میں ثبت ہے۔

وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ

قسم ہے طور کی اور کھلے کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب کی۔(۱۰)

کاتبان وحی

قرآن مجید ایک متوسط سی کتاب ہے جو ۲۳ سالوں میں بتدریج قلب رسولؐ پر نازل ہوا۔ بظاہر ایک دو کاتب اس مقصد کے لیے کافی ہونے چاہئیں لیکن کاتبین کی تعداد بعض مورخین کے مطابق ۴۳ تک پہنچ جاتی ہے' ان میں سب سے زیادہ حضرت علیؑ اور مدنی زندگی میں حضرت زید بن ثابت کا نام زیادہ سننے میں آتا ہے۔

بعض مؤرخین نے جن ۴۳ افراد کا نام کاتبین وحی میں درج کیا ہے ان میں سے بعض حضرات کے کاتب وحی ہونے کا ثبوت نہیں ملتا تاریخ دمشق نے کاتبین وحی کی تعداد ۲۳ بتائی اور بعض نے تو یہ تعداد ۴۵ تک پہنچا دی ہے۔ لیکن قابل توجہ امر یہ ہے کہ بعض اصحاب نے جو لکھنے اور قرأت قرآن میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور ان میں سے بعض کے بارے میں یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے زمان رسول ہی قرآن جمع کیا تھا' انکا نام کاتبین وحی میں نظر نہیں آتا مثلاً انس بن مالک' منذر بن عمرو اسید بن حضر' رافع بن مالک' ابو عبیدہ بن جراح' سعد بن عبید' ابو الدرداء وغیرھم

جبکہ کاتب وحی عبداللہ بن سعد بن ابی السرج مرتد ہو گیا' فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص ان چھ افراد میں شامل تھا جن کے بارے میں رسول اللہؐ یہ حکم دیا تھا کہ ان کو ہر حالت میں قتل کرو لیکن اس شخص کو اس کے رضاعی برادر نے امان دلایا۔ کاتب وحی ہونا چونکہ ایک قابل فخر مقام تھا اس لیے کچھ لوگوں نے اپنے دور اقتدار میں اپنا نام بھی اس فہرست میں شامل کرا دیا مثلاً معاویہ نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا' یعنی رسول اسلامؐ کی وفات سے صرف چھ ماہ قبل وہ مسلمانوں میں شامل ہوا۔ اس کے باوجود ابن حجر الاصابۃ میں معاویہ کو کاتبان وحی میں شامل کرتے ہیں اور حضرت علیؑ کا ذکر تک نہیں کرتے۔ اس طرح کچھ لوگوں نے یزید' ابوسفیان اور حصین بن نمیر [قاتل امام حسینؑ] کو بھی کاتبان وحی میں شامل کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حواشی

۱) مناھل العرفان ۲۵۵/۱

۲) زنجانی: تاریخ القرآن ۳۱

۳) العلق ۳۔۴

۴) الانبیاء ۱۰۴

۵) الانعام۔ ۷

۶) الجاثیہ۔ ۲۹

۷) مجمع الزوائد ص ۶۰

۸) الفرقان۔ ۵

۹) عبس ۱۱۔۱۴

۱۰) الطور ۱۔۳

© rasailojaraid.com